بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

كم الله ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی عہ/ ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم با تو گر آئی چہ او رقادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۷ صفر سنہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۶ پھاگن سمہ ۶۶

(جلد ۹)

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے موہنہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

مامسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق نمود است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی اخبار سالانہ بلا ضمیمہ عہ/ معہ ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی للعہ/ بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ ہوگی ہاں جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں۔ ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

یہ الفاظ تھیں جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا تھا۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله - ۲ بار آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر الله ربي من كل ذنبي واتوب اليه ۲ بار۔ رب اني ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفرلي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور

(کتبہ احقر العباد محمد حسین عفی عنہ)

ریاض ہند پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع ہوا۔

دین الحق یا ہمارا مذہب

ناظرین! یہ وہ دُر بے بہا اور تحفہ دل رُبا ہے۔ جو احمدی احباب کے لئے مدت کے غور و تجربے کے بعد ایکسال کی محنت میں ناچیز خادم الحق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جملہ عقائد و مذہب و تعلیم کو حضور ممدوح کی کل تصنیفات و تحریرات و تقریرات سے اخذ کر کے بلفظہ مندرجہ بالا عنوان نام رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ ضخامت دس جزو سے زیادہ کاغذ چکنا ولایتی تقطیع ۱۸ x ۲۲ چھپائی و لکھائی عمدہ بفضل الٰہی چھپکر طیار ہے ایسے مکمل مجموعے کی جس قدر اہل سلسلہ کو ضرورت تھی وہ کسی بزرگ سلسلہ سے مخفی نہیں اب میرے واجب التعظیم اور ذی مقدرت اصحاب کا فرض ہے کہ بہت اس کو غیر احمدیوں میں پہونچاویں اور کم از کم ایک ایک نسخہ اس کا اپنے پاس رکھیں کیونکہ ضرورت کے وقت یہ بڑا کام دے گا۔ قیمت بے جلد ۸ مجلد ۱۰ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر بلا تامل بھیجدیں۔ دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔

عاجز قاسم علی اڈیٹر اخبار الحق دہلی تراہا بیرم خان پرانی منڈی

ملانوں کے لطائف

موضع مدین آجکل طاعون پھیل ہوئی ہو برادر محمد یعقوب صاحب احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں اور اپنے موضع کے متعلق انہوں نے چند عجیب باتیں لکھی ہیں کہتے ہیں کہ جب سے مدین مباحثہ ہوا تھا اور مولوی ثناء اللہ کو ایک معقول رقم مل گئی تھی اکثر مولوی یہاں آتے رہے اور احمدیوں کے برخلاف وعظ کر کے چندے حاصل کرتے رہے لیکن رفتہ رفتہ وہ جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ حال میں ایک مولوی آیا اور اس نے بہت وعظ کیا اور علماء کی خدمت نہ کرنے کے سبب نمازیوں کا دوزخ میں جانا ہی بیان کیا۔ مگر اُسے صرف چار روپے ملے کسی نے اُسے کہا کہ مولوی صاحب آپ کیوں دربدر پھرتے ہیں ایک جگہ بیٹھ جاویں خدا رزق دیگا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کو حکم دیا تھا کہ باہر جا کر وعظ کریں۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے اس واسطے علماء سے دعا کی گئی کہ ان کی روزی شہر بشہر تقسیم ہو جاوے لہذا ناچار ہمیں شہر بشہر پھرنا پڑتا ہے۔ ایک شادی کے موقعہ پر ایک مولوی کو طیار کیا گیا کہ مخالف احمدیت کے وعظ کرے قدرت خداوندی لوگوں کو یاد نہ رہا کہ مولوی صاحب کو روٹی کھلائیں۔ اس پر وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور وعظ نہ ہوا۔

گائے کے گوشت کی ممانعت نہیں ہے

مولوی محمد علی صاحب چک ۱۱۱ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود نے احمدی بیان کو لحم البقر سے منع نہیں فرمایا۔ اگر ہندو صاحبان اس شرط کو منظور کر لیتے کہ وہ ہمارے بزرگوں کو مان لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کا جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے نبی ہونا تسلیم کر کے ہمارے ساتھ صلح کر لیتے تو ہم ان کی خاطر گائے کے گوشت کا استعمال چھوڑ دیتے اور ہندو مسلمانوں کی صلح ہو جاتی مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اس واسطے لحم البقر کے چھوڑنے کی نوبت نہیں آئی۔

اصل الفاظ پیغام صلح کے یہ ہیں "پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور اُنپر ایمان لاویں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جاوے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں"

ایک نئی کتاب

لجۃ النور

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کی ایک تصنیف بزبان عربی جس میں بین السطور ترجمہ فارسی کیا گیا ہو اور حضرت اقدسؑ کے وقت میں شائع نہ ہوئی تھی اب شائع کی گئی ہے احباب جلدی منگوائیں۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ۲ ملنے کا پتہ۔ مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدسؑ قادیان گورداسپور

قادیان کے آریہ اور ہم

یہ کتاب ختم ہو گئی تھی اور کہیں نہ ملتی تھی اور اکثر درخواستیں آتی رہتی تھیں اس واسطے دوبارہ اسی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ۳ ہے درخواستیں بنام مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدسؑ آنی چاہئیں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم

مطبع بدر یا دفتر میگزین یا میر مہدی حسین صاحب جو براہین احمدیہ ہر چہار جلد فروخت کرتے ہیں وہ حضرت اقدس کی سب سے پہلی تصنیف چہار جلد مکمل ہے بعد میں جو کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم حضرت نے لکھی تھی اور پہلی کی نسبت چھوٹی تقطیع پر حضور کے وصال کے بعد شائع ہوئی ہے وہ الگ کتاب ہے پہلی چار جلدوں میں شامل نہیں ہے۔ مہتمم صاحب کا خیال ہے کہ لفظ مکمل سے کسی کو غلطی لگ سکتی ہے اس واسطے اطلاعاً سطور لکھی گئی ہیں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی قیمت ۱۲ ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

معصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر چارلس نارمن عبداللہ جان جو ایک نو مسلم انگریز تھے کوہ منصوری پر انتقال فرما گئے ہیں اور آپکی تجہیز و تکفین شرع اسلام کے مطابق عمل میں آئی ہے مرحوم ۱۸۵۸ء میں سفولاک رجمنٹ کے ساتھ ہندوستان میں آئے تھے اور اپنے مقررہ وقت تک فوجی خدمات ادا کر کے ریلوے میں ملازم ہو گئے تھے۔ آپنے اپنے بچوں کے لئے کافی روپیہ بطور ترکہ چھوڑا ہے۔ مرحوم کے دو لڑکے جو باپ کی طرح مسلمان ہیں۔ آجکل انگلستان میں انجینئری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہماری دُعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے ورثا کو صبر جمیل عنایت فرما دے۔ اور مسٹر عبداللہ جان کی نیک مثال دوسرے انگریزوں اور عیسائیوں کے لئے ایک نمونہ ہو۔ اے مولیٰ انسان کو خدا ماننے والوں کی آنکھیں کھول اور اُنپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی ظاہر فرما۔ آمین ثم آمین۔

میری ایک اپیل

الفضل بدر کی خدمت میں

پچھلے ہفتے میں نے اپنے بدر کے معزز ناظرین کو اخبار کے خریدار بڑھانے اور اپنے ذوقی تقاضا کو جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی اب میں پھر اسی آرزو کو لیکر آپ صاحبان کی خدمت میں پہونچتا ہوں اور یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ آپنے بدر کے لئے اب تک کیا کوشش کی ہے۔ مہربان ہمیشہ اسلئے اگر آپ بدر کو باقاعدہ میں وقت پر اعلیٰ مضامین کے ساتھ ہر جمعہ اپنی میز پر دیکھنا چاہتے ہو۔ تو ضرور کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت کے ساتھ بھیجو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ایسے خریدار کو معہ ضمیمہ دس سہ سالانہ میں اخبار دیں گے اور بلا ضمیمہ ۳ میں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو یاد دلاتا رہوں گا۔ اور جو صاحب خریدار پیدا کریں گے۔ ان کا نام نامی انشاء اللہ اسی کالم میں چھپتا رہیگا۔

قادیان کی بڑی ضرورتیں

پچھلے ہفتے میں نے عرض کیا تھا کہ ایک قصاب احمدی یہاں گوشت کی دکان کھولے جو خوش معاملگی کے ساتھ اچھا گوشت دے اور یہ کہ ایندھن آٹا تندور کے لئے خاص انتظام ہونا چاہیئے امید کرتا ہوں کہ اس کے متعلق بیرونجات میں کوئی نہ کوئی تحریک ہو رہی ہوگی اور عنقریب میں اپنی کوشش کا پھل دیکھوں گا۔ اور **ایک احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی کی** بنا رکھی جاویگی۔ جو کہ مشترکہ سرمایہ سے کام کرے گی جو پانچ پانچ روپے کا حصہ ایک غریب بھی ڈال سکتا ہے اور اگر نیک نیتی۔ اخلاص۔ ایثار استقلال۔ دانشمندی۔ خوش معاملگی کے ساتھ کام کیا جاوے۔ تو پھر منافع بھی ہوگا۔ باہر کے لوگ اس خصوص میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب سے خط و کتابت کریں۔

درخواست دُعا

ہمارے مکرم حکیم فضلدین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں لہذا احباب ان کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہوداً

استوی علی العرش

استوی اور عرش دو لفظ ہیں جن کے متعلق لغت عرب میں کوئی دقت نہیں۔ صحابہ کرام میں ان کے متعلق کوئی غیر معمولی جھگڑا نہیں ہوا۔ مگر متاخرین میں اس پر بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔

استوی کے معنے علا۔ ظہر۔ استقر۔ الفاظ محدود ہوتے ہیں اور واقعات غیر محدود اس لئے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنے لئے جاتے ہیں۔ دیکھو شیئ ہے۔ چیونٹی کے ایک سرے پر بھی شئے کا لفظ بولا جاتا ہے اور زمین و آسمان پر بھی اور اللہ تعالیٰ پر بھی۔ اسی طرح دیکھو بیٹھنا۔ ہاتھی بھی بیٹھتا ہے انسان بھی بیٹھتا ہے۔ سامان بیٹھ گیا بھی بولتے ہیں۔ حلق بیٹھ گیا بھی۔ دیوار بیٹھ گئی بھی۔ مگر ہر بیٹھنے کے جدا معنے ہیں۔ پس اللہ جو لیس کمثلہ شئی ہے اس کا قرار اور بیٹھنا بھی لیس کمثلہ ہی ہے۔ غرض موصوف کے لحاظ سے معنے بدلتے رہتے ہیں۔ امام مالک سے کسی نے استوی کے معنے پوچھے تو فرمایا۔ المعنی معلوم و الکیف مجہول۔

عرش مخلوق نہیں۔ قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں جس سے اس کا مخلوق ہونا ثابت ہو۔ بخاری۔ مسلم۔ مؤطا۔ طبقہ اول۔ اور ترمذی نسائی۔ ابو داؤد۔ طبقہ ثانی کی کتابوں میں بھی کوئی ایسی حدیث نہیں جس سے اس کی مخلوقیت ثابت ہو سکے۔ میں نے ایک دفعہ حضرت امام سے پوچھا۔ کہ رب العرش سے عرش کا مخلوق ہونا معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ رب العزت بھی آیا ہے۔ تو کیا خدا اپنی صفت ازلی عزت کا بھی خالق ہے؟ پس استوی علے العرش کے معنے ہوئے خدا کی تجلیات کا اس میں کوئی عیب نہیں۔ کیونکہ عرش مظہر ہے اس مقام کا جہاں اولاً تمام احکام و صفات کاملہ کا اتم طور پر ظہور ہوتا ہے۔ دربار شاہی میں سب سے پہلے احکام صادر ہوتے ہیں۔

رفع ابویہ علی العرش کے بھی میرے نزدیک یہی معنے ہیں۔ کہ یوسفؑ اپنے والدین کو دربار شاہی میں لے گئے۔

۲۔ اعتداء فی الدعا تین قسم ہے۔ ایک چلا کر دعا مانگنا اس لئے فرمایا۔ ادعوا ربکم تضرعاً و خفیۃ۔ دوم۔ ایسی طرز کی دعا جو قرآن مجید و سنت نبوی کے خلاف ہو۔ مثلاً ایک شخص عہد نبوی میں دعا کر رہا تھا۔ کہ اے خدا مجھے بہشت نصیب کر اور اس میں ایسے ایسے مکان ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے منع فرمایا کہ تو جنت الفردوس مانگ لے۔ ایسا ہی اس قسم کی دعائیں کہ مجھے خدا بنا دے یا عورت بنا دے وغیرہ۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدود کی پرواہ نہ کرنا اور دعا ہی کئے جانا۔

۳۔ فرمایا کہ گناہ تو ہر وقت کا بُرا ہے مگر وہ گناہ سب سے بُرا ہے جب کوئی مامور اصلاح کے لئے آیا ہو۔ تو اس کی اصلاحوں کی مخالفت کی جاوے۔ وہ وقت خاص طور پر توجہ الٰہی کا ہوتا ہے

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا۔

۴۔ فرمایا کہ جس طرح بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آتا ہے۔ اسی طرح جب کسی راستباز نبی کا نزول ہونا ہوتا ہے تو اس سے پہلے جس اصلاح کے لئے وہ آتا ہے اس کی نسبت کچھ نہ کچھ تحریک اس قوم میں پیدا ہو ہی جاتی ہے۔ مثلاً ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تبلیغ کے لئے مبعوث ہونا تھا۔ تو امیہ بن ابی الصلت۔ زید بن عمر جیسے بُت پرستی سے متنفر ہو گئے۔ ہمارے امامؑ نے وفات مسیح پر زور دینا تھا تو آپ سے پہلے سر سید اور آجکل کی تعلیم نے اس مسئلہ کو چھیڑ رکھا تھا۔ صرف اتنا فرق تھا کہ اگر آپ نہ آتے تو لوگ اسلام کی تعلیم پر عیب لگاتے۔ گو اس مسئلہ کو مان لیتے۔ آپ آئے اور بڑے زور سے فرمایا کہ وفات مسیح قرآن مجید سے ثابت ہے۔ وھو الذی یرسل الریح بشراً بین یدی رحمتہ۔

۵۔ فرمایا۔ اس وقت روئے زمین پر کوئی اہل سنت والجماعت نہیں۔ مگر احمدی۔ جماعت تو وہی ہوگی جس کا امام ہو۔ کیا ہمارے مخالف مسلمان اگر ایک صف میں کھڑے کئے جاویں تو ان کا کوئی امام ہے۔ ہرگز نہیں ہاں احمدی جماعت کا خصوصیت سے امام ہے۔ پس اس وقت احمدیوں کے سوائے کوئی اہل سنت والجماعت میں سے نہیں۔

۶۔ فرمایا۔ کہ قرآن مجید کے تدبر میں عجیب عجیب فوائد ہیں ایک دفعہ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ طاعون کے دنوں میں باہر ڈیرہ لگانے کا کیا حکم ہے۔ میں نے کہا کہ باہر ڈیرہ لگا لے اور یہ خروج میں داخل نہیں کیونکہ سقنٰہ لبلد میت سے ظاہر ہے کہ اس شہر کے ارد گرد کی زمینیں شہر کے حکم میں ہیں ورنہ کوئی بتاوے۔ کہ بارش صرف شہر کے کوٹھوں پر ہوتی ہے۔ اور انہیں سے الثمرات نکلتے ہیں۔

۷۔ فرمایا۔ اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہی ہے کہ اس نے کسی چیز کو مطلق بے فائدہ نہیں ٹھہرایا۔ دیکھو والذی خبث لا یخرج الا نکداً میں بتا دیا کہ خبث میں بھی کچھ نہ کچھ مادہ نبت ضرور ہے ورنہ خدا کا فعل عبث ٹھہرتا ہے۔ دنیا کی کسی چیز کو کبھی لیست علی شیئ۔ بالکل ناکارہ نہ کہو۔

۳ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء

یادِ حبیب

ذیل میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جو رسالہ تشحیذ الاذہان میں حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے چھپوائے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین کے لئے یہ اشعار دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

بگرفتند راہ مو   لے را لو
پشت پائے زدند دُنیا را

دل ز آرائش جہان بردار
عمر خود چون سگان مگو بگذار

ہست دنیا رفیق غدار ست
نہ تو یار کسے نہ کس یار ست

بجوانی کنید خدمت یار
کہ بہ پیری نمے شود این کار

کوری آمد نشان استدراج
غفلت از عیب نفس و سوء مزاج

ترک دنیا بدون بکلی ... کُن
بیخ نفس شقی برار از بُن

عاشق زار در ہمہ گفتار
سخن خود کشد بجانب یار

نے تو شوق گر یستن دارم
اینچنین شغل زیستن دارم

بر زبان گفتگوئے زہد و عفاف
کار ہا جملہ بدتر از اجلاف

سالک اول بود بجا می کار
گاہ غرق و گہے فتد بہ کنار

باز نادم شود ز ستی دین
عہد بندد برائے ہر آئین

درخواست دُعا۔ منشی محمد صدیق خان صاحب فیروزپوری کے والد بزرگوار بیمار ہیں۔ تمام احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

نماز جنازہ — محبی اخویم مولوی فاضل محمد صادق صاحب پروفیسر جمون کالج کا نوجوان پسر فوت ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست جنازہ غائبانہ اور دعا کے لئے التجا ہے کہ مولوی صاحب اور دیگر متعلقین مرحوم کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مخدوم معظم جناب ایڈیٹر صاحب بدر!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جناب نے ۲۳ دسمبر کے بدر میں جو میری تحریر شائع کی ہے اس میں خاکسار نے وعدہ کیا تہا - کہ بعد اشاعت اس کے چند مستند نظیر پیش کرونگا - سو عرض خدمت ہے - کہ صاحب فتح مبین نے بحث قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ میں لکھا ہے - کہ شیخ ابی اسحٰق ابراہیم بن الرفاعی بطائحی المعروف بالاعزل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میرے باپ شیخ احمد الرفاعی رح سے پوچھا - کہ شیخ عبد القادر جیلانی کا قدمی ہذہ کہنا ماموریت کی حالت میں تہا - یا بلا امر تہا - جواب دیا - ما قالہا الا بامر - اور شیخ عارف ابو محمد علی بن ابی بکر نے کہا - کہ جب شیخ عبد القادر رح نے قدمی ہذہ الخ کہا تو شیخ علی ہیتی نے اٹھکر قدم کو بوسہ دیا - لوگوں نے پوچھا - تو جواب دیا - کہ مامور ہونے کی حالت میں یہ کہا تہا - اور آپ کو انکاری کے معزول کردینے کا اختیار دیا گیا تھا - سوم نے انقیاد میں جلدی کی - پھر لکھا ہے کہ اعلم ان القدم علے حقیقتہا کما ھو الظاھر المتبادر من اللفظ و یؤیدہ الوصف بھذہ فانہا حقیقۃ فی المشار الیہ الشاھد المحسوس وان الشیخ قدس سرہ ما قال ذالک الا علی لسان الحقیقۃ المحمدیۃ - وکم ولی قال ما قال علی لسانہا - پس ولیوں کی گردن پر قدم رکھنا اور ایسا دعوے اولیاء اللہ کی مجلس میں منبر پر بیٹھکر کرنا اور اہل اللہ کا ایسے دعوے کو تسلیم کرنا اور امور من اللہ ماننا اور حقیقت محمدیہ کی زبان سے بولنا اہل اللہ کا ذرا غور طلب ہے - حضرت شیخ عمر ابن الفارض کے قصیدہ تائیہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں - جو انہوں نے بزبان نبوت فرمائے ہیں - غالباً بزبان حقیقت محمدیہ بولنا کچھ زیادہ غور طلب مسئلہ نہیں ہے -

وللاولیاء المومنین بہ ولم
یرو اجتنا قرب لقرب الاخوۃ
وفی بہم معنیٰ لہٗ کاشتیاقہ
لہم صورۃ فاعجب لحضرۃ غیبۃ

اس کے بعد یک بیک بولنے لگتے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ ہو

واصلح تلقی الروح باسمی دعوا الی
سبیلی وحجوا الملحدین بحجتی
وکلہم عن سبق معنای دائر
بدائرتی او وارد من شریعتی

والی وان کنتُ ابن آدم صورۃ
فلی فیہ معنی شاھد بابوّتی
وفی المہد حزبی الانبیاء وفی عنا
صری لوحی المحفوظ والفتح سورتی
وقبل فصالی دون تکلیف ظاہری
ختمت بشرعی الموضحی کل شرعۃ
واولائی لم یوجب وجود ولم یکن
شہودی ولم تعہد عہود بذمتی

اب یہ کلام سنکر جو سراسر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کے سوا کسی دوسرے نبی کی صفت میں نہیں کہا جاسکتا کوئی شخص یہ کہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے خود خاتم النبیین ہونے کا دعوے کیا ہے تو وہ بلید متاہی ہوکر اپنی بلیدی کا ثبوت دیگا قابل توجہ و التفات نہیں ہے اور اگر ثبوت مثالی کے بہانہ سے انکار کرے تو اس کا جواب خود مصنف علام علیہ الرحمۃ والانعام نے اسی مقام پر دیا ہے - ملاحظہ ہو -

ومن قائل بالنسخ والمسخ واقع
بہ ابعد وکن عما یراہ بعزلۃ
ودعہ ودعوی الفسخ والرسخ لائق
بہ ابداً لو صح فی کل دورۃ

اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ فتوحات میں اولیاء کے شمار کے ضمن میں فرماتے ہیں - منہم رضی اللہ عنہم فی کل زمان من آیۃ وھو القاھر فوق عبادہ ولہ الاستطالۃ علے کل شئ سوی اللہ تعالی شانہ شہما مقدام کثیر الدعوی بحق یقول حقا ویحکم عدلا کان صاحب ھذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالی بیغداد - کان لہ الصولۃ والاستطالۃ علی الخلق بحق کان کثیر الشان اخبارہ مشہورۃ لم القہ ولکن لقیت صاحب زماننا فی ھذا المقام وکان الشیخ عبد القادر اتم فی امور اخر من ھذا الشخص الذی لقیتہ - اب یہ اعتراض کہ ولی صاحب تسلیم ہوتا ہے اور صاحب دعوے نہیں ہوتا - لفظ کثیر الدعوی بحق سے ہباءً منثورا ہو گیا یا صاحب دعوی کا نبی ہونا ثابت ہوگیا اس کو معترضین کی بصیرت کے حوالے کرتا ہوں اور سنئے حضرت عبد الکریم جیلانی قدس سرہ انسان کامل کے ساٹھویں باب میں فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیئے کہ انسان کامل وہی قطب مدار ہوتا ہے اور وہ ابتداء موجودات سے ابد تک ایک ہی ہے اور وہ باعتبار ملابس اور مظاہر کی متنوع ہوتا رہتا ہے اور کسی ایک لباس کے اعتبار سے موسوم ہوتا ہے - تو دوسرے کے اعتبار سے نہیں ہوتا اس کا اصلی اسم محمد ہے اور کنیت اس کی ابو القاسم اور لقب شمس الدین اور دوسرے لباسوں کے اعتبار سے اس کے اور نام ہیں کیونکہ ہر ایک زمانہ کے اعتبار سے اس کا کوئی نہ کوئی اور نام ہوتا ہے اور میں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے - جب کہ وہ میرے پیر شیخ شرف الدین جبرتی کی صورت میں تہے - میں یہ جانتا تہا کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں - بلکہ میں ان کو اپنا پیر ہی جانتا تہا اور یہ مشاہدہ میرا ۷۹۶ھ کے ان مشاہدات میں سے ہے جو مجہکو زبید میں ہوئے اور اس کی نہایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر صورت میں صورت پذیر ہونے کا اختیار ہے اس لئے معرفت جب حضرت کو اسی صورت محمدیہ میں دیکھتا ہے جس میں آپ اپنی زندگی میں تہے تو اس کو اسی اسم سے موسوم کرتا ہے اور اگر کسی دوسری صورت میں دیکھتا ہے تو اس صورت کے نام سے موسوم کرتا ہے - مگر وہ نام حقیقت محمدیہ ہی جانا جاتا ہے - جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ شبلی قدس سرہ کی صورت میں ظاہر ہوئے - تو شبلی رح نے اپنے شاگرد کو کہا - کہ شہادت دے - کہ میں رسول اللہ ہوں - شاگرد صاحب کشف تہا اس نے کہا - اشہد انک رسول - اور یہ ایسا امر ہے کہ کسی عارف نے اس کا انکار نہیں کیا ...... آگے چلکر لکھتے ہیں کہ جب تم پر یہ منکشف ہو کہ حقیقت محمدیہ کسی آدمی کی صورت میں جلوہ گر ہوئی ہے - تو تم کو لازم ہوگا - کہ اس صورت کا نام حقیقت محمدیہ پر وارد کرے اور واجب ہوگا - کہ بوجہ کشف کے اس صورت والے کے ساتھ ایسے ادب سے پیش آوے - جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو - اس مشاہدہ کے بعد تجہکو اس انسان کے ساتھ جس کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متجلی ہوئے ہیں وہ برتاؤ ہرگز جائز نہ ہوگا - جو تو پہلے کرتا تہا - چونکہ ایسی تقریر سے تناسخ کا وہم صفات آلہی کے نہ جاننے والوں کو پیدا ہوسکتا ہے لہذا حضرت مصنف نے اس موقعہ پر خود اس وہم کو دور کردیا ہے اصل عبارت اس مقام کی اس طرح ہے - ثم ایاک ان تتوھم شیئاً فی قولی من مذھب التناسخ حاشا اللہ حاشا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون ذالک مرادی بل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ التمکین فی التصور بکل صورۃ حتی یتجلی فی ھذہ الصورۃ وقد جرت سنتہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یزال یتصور کل زمان بصورۃ اکملہم لیعلی شانہم ویقیم میلانہم فہم خلفائہ فی الظاھر وھو فی الباطن حقیقتہم انتہی - ...... خبردار! میرے اس قول سے ذرا بھی مذہب تناسخ کا وہم وخیال نہ کرنا یہ خدا تعالیٰ کی شان سے دور ہے اور اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس تہمت سے پاک ہے

اہل حدیث کے سوالوں کے جواب

"پرچہ اہل حدیث امرتسر میں کسی صاحب کے چند اعتراض چھپے تھے جنمیں سے بعض تو قابل التفات ہی نہ تھے اور بعض کا جواب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے مختصر مدلل لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل ہے (ایڈیٹر)"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

رفع بجسد الی السماء

حضرت مسیح موعودؑ پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے رفع بجسد عنصری الی السماء کا انکار کیا ہے تو اس سے گویا آپ نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع کا انکار کیا ہے غلط ہے اور ایسی چند باتیں خاص غور سے دیکھنے کے قابل ہیں۔ اول تو یہ کہ آیات قرآنیہ سے کہیں یہ بات ثابت بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ احادیث صحیحہ اس پر کیا روشنی ڈالتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ قرآن شریف کے کسی مسئلہ اور حکم کے برخلاف تو یہ عقیدہ نہیں پڑتا۔ چوتھے یہ کہ احادیث صحیحہ تو اس کے برخلاف نہیں۔ سو یاد رہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع بجسد الی السماء کا مسئلہ قرآن شریف میں تو کہیں مذکور نہیں۔ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح کی نسبت مسلمان کہتے ہیں کہ آپ کا رفع بجسد عنصری الی السماء ہوا۔ سوہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں تو صرف یہ دو آیات حضرت مسیح کے رفع کی نسبت قرآن شریف میں ملتی ہیں اول تو یہ کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ - اور دوسری آیت بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما۔ سو ان دونوں آیات میں رفع الی السماء کا کہیں ذکر نہیں اور جس لفظ کو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں . . . . صرف حضرت مسیح کی نسبت بلکہ کسی نبی کی نسبت بھی استعمال نہیں کیا ہم کس طرح اس کو استعمال کر سکتے ہیں اور اس پر ایمان لا سکتے ہیں۔ دونوں جگہ پر رفع الیہ کا بیان فرمایا ہے۔ سو حضرت صاحب کا فیصلہ ہے کہ آپ کا یعنے حضرت مسیح کا رفع الی اللہ ضرور ہوا اور جو اس کو نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت مسیح کا ہی رفع نہ مانو بلکہ کل انبیاء کیا بلکہ کل اولیاء اور کل صلحاء کی نسبت رفع الی اللہ کو منسوب کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط واللہ بما تعملون خبیر۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کل مومنوں اور اہل علم کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کا رفع ہوگا اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کے گھروں کا رفع بھی فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ سو ان آیات سے کل انبیاء اور اولیاء اور مومنین اور ان کے بیوت کے رفع کا حکم معلوم ہوتا ہے پس حضرت مسیح موعود کی تعلیم ہے کہ حضرت مسیح ہی نہیں سب صلحاء کے رفع اور رفع الی اللہ پر ایمان لاؤ۔ الی السماء کا لفظ قرآن شریف میں موجود نہیں اس لئے مجبوری ہے اور اگر رفع الی السماء مانا جاویگا تو پھر خدا تعالیٰ کو ایک محدود جگہ پر بیٹھا ہوا ماننا پڑے گا اور تیسرے اگر خدا تعالیٰ آسمان پر بیٹھا ہوا مان بھی لیں تو یہ مشکل ہے کہ آپ تو چوتھے آسمان پر ہیں مگر خدا تعالیٰ اس اصول سے ساتویں آسمان بلکہ عرش پر ہے۔ تو اس طرح اور بھی مشکل پڑ جائے گی۔ چاہیئے تھا کہ آپ ساتویں آسمان پر بلکہ عرش پر ہوتے چوتھے قرآن شریف میں بنی نوع انسان کی نسبت ہے۔ کہ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین۔ سورہ بقرہ اور پھر سورہ اعراف میں ہے کہ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین۔ قال فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔ پس جو انسان ہے اس کے لئے تو اس طرح آسمان پر جا کر بیٹھ رہنے کی کوئی سبیل نہیں اور اس کے بعد احادیث صحیحہ کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی رفع الی السماء بجسد عنصری کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ آنحضرت صلعم کے معراج کی نسبت کہ اس سے اونچا کسی اور نبی کو معراج نصیب نہیں ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ آپ کا جسم اسی دنیا میں رہا۔ پھر اگر رفع کے معنے اسی طرح اُٹھانے کے لیں گے۔ تو سب مومن اور ان کے گھر بھی اُٹھائے جانے چاہئیں۔ سو اگر وہ سب لوگ فوت ہوتے اور ان کے گھر بھی یہیں رہے ہیں۔ تو حضرت مسیح بھی یہیں رہے اور یہیں فوت ہوئے اور پھر تمام دنیا کی نسبت ہے۔ کہ ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت تو کیا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ایک آدمی کے سر پر دوسرا کھڑا کر دیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ من ہذا۔ پس حضرت اقدس حضرت مسیح ہی نہیں بلکہ کل نبیوں اور صالحین کے رفع الی اللہ کے قائل ہیں ہاں الی السماء بجسد عنصری کے لفظ چونکہ تو قرآن شریف میں ہیں اور نہ احادیث صحیحہ میں ان کے اقرار سے انکار ہے کیونکہ اس سے نعوذ باللہ قرآن شریف و حدیث کی تکذیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ اُوپر لکھ آیا ہوں۔

توہین انبیاء

پھر آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ توہین انبیاء کی ہے مگر افسوس ہے کہ یہ ایسا الزام ہے جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں آپ نے تو توہین انبیاء سے دنیا کو بچایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی وہ اعلیٰ اور ارفع شان جس کی عزت لوگوں کے دلوں سے دور ہو چکی تھی پھر قائم کی۔ چنانچہ نہ صرف ان انبیاء کی توقیر کا حکم دیا بلکہ اپنی جماعت کو حکم دیا کہ غیر مذاہب کے بزرگوں کی بھی توہین نہ کرو۔ کیونکہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ جوش میں آکر ہمارے انبیاء کو گالیاں دیں اور بار بار پیغام صلح مختلف رنگوں میں شائع کرکے انبیاء کی عزت کو قائم کیا ہے۔ پس کیا اس قدر محتاط آدمی کی نسبت فتوے دیا جا سکتا ہے کہ وہ انبیاء کی ہتک کرتا ہے۔ علاوہ اس کے آپ نے عام طور سے اپنی مختلف کتب میں اعلان کیا ہے کہ وہ کل باتیں جو بعض لوگ، قرآن شریف میں بعض انبیاء کی نسبت منسوب کرتے ہیں اور وہ در اصل گناہ ہیں ان سے وہ لوگ پاک ہیں اور قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ قرآن شریف انبیاء کو جرم و عدوان اور جناح سے بالکل پاک قرار دیتا ہے۔ پس باوجود انبیاء کی عصمت پر اس قدر غیرت مند ہونے کے آپ پر توہین انبیاء کا الزام کس طرح آسکتا ہے اور اگر کسی جگہ پر بعض لوگوں کے اپنے عقیدہ بعض انبیاء کی نسبت آپ نے پیش کرکے ان کو ملزم قرار دیا ہے۔ تو یہ بات توہین نہیں بلکہ لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ اس قسم کی باتیں انبیاء کی نسبت منسوب نہیں کرنی چاہئیں کیا خدا تعالیٰ جو قرآن شریف میں کفار کے عقائد انبیاء کی نسبت بیان فرماتا ہے۔ تو خود انہیں بُرا کہتا ہے؟ سب سے آخر میں یہ بات کہونگا۔ کہ جبکہ آپ نے خود بعض انبیاء کے مثیل اور بروز ہونے کا دعوے کیا ہے۔ تو اس طرح تو گویا آپ نے ان انبیاء کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کرکے خود اپنی ہتک کی کیا کوئی شخص جسکو گالیاں دے اور بُرا کہے اس کا مثیل خود بھی بنا کرتا ہے جبکہ آپ اُن لوگوں کے مثیل ہونے اور بروز ہونے کا دعوے کرتے تھے تو کس طرح ممکن ہے کہ ان کی ہتک کرتے ان کی ہتک کرنی تو اپنی ہتک تھی۔ پس صاف ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عزت یوں ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں فلاں آدمی کا مثیل ہوں۔ اس کے دل میں اس کی عزت کتنی بڑی ہوگی۔ آنحضرت صلعم کی نسبت تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

اور پھر فرماتے ہیں۔ کہ ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است
این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

نبوت کی دو قسمین بیان کی ہین

حضرت صاحب پر یہ اعتراض بنایا گیا ہے کہ آپنے نبوت کی دو قسمین بیان فرمائی ہین مجھے یہ اعتراض سمجھ مین نہین آتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے تو ہزار ہا قسمین بیان فرمائی ہین اگر حضرت مسیح موعود نے کسی مصلحت کی وجہ سے دو قسمین بیان فرمادی ہین۔ تو کیا حرج ہوگیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجٰت۔ پس اس آیت سے صاف طور سے بہت سی قسمین نبوت کی نکلتی ہین خاص کر کے وہ دو جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہین۔ . . . . کیونکہ اگر منہم من کلم اللہ کے معنے صرف الہام اور وحی کے ہی رکھے جاوین تو ماننا پڑے گا کہ بعض نبیون سے کلام ہی نہین ہوا تو جن سے کلام ہی نہین ہوا وہ رسول کیونکر ہوگئے پس معلوم ہوا کہ کلام الٰہی دو قسم کا ہوتا ہے اور یہان کلّم سے مراد کلام تشریعی ہے اور یہ صاف بات ہے کہ بعض رسول شریعت نہین لائے تھے مثلاً حضرت ہارون کو ہی دیکھ لو۔ یا حضرت یوسفؑ یا حضرت یعقوبؑ وغیرہ اور اگر یہ معنے نہ کئے جاوین تو اور کوئی صورت بنتی ہی نہین اور ساتھ ہی جو دوسرا حصہ ہے کہ ورفع بعضہم درجٰت اس کے یہ معنے کرنے پڑین گے کہ بعض کے درجات تو ہمنے بلند کئے اور بعض کے نہین اور یہ انبیاء کی سخت ہتک ہے پس سوائے ان معنون کے جو اوپر کر آیا ہون۔ اور کوئی معنے نہین بنتے۔ اور پھر حضرت عائشہؓ کا فرمانا کہ مجھے علم نہ تھا کہ آپ کو میرے حق مین وحی یتلا اترے گی ساوت ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا خیال تھا کہ خدا تعالیٰ سے کئی قسم کا مکالمہ ہوتا ہے پس جب کئی قسم کا مکالمہ ہے تو کئی قسم کی نبوت ہوگئی۔ پھر جبکہ مثبت ہو ثابت کرتا ہے کہ بعض نبی شریعت لائے یا یہ کہ کوئی نبی شریعت نہین لایا۔ جب قرآن شریف فرماتا ہے۔ احادیث گواہ ہین مشاہدہ بتا رہا ہے۔ توریت و انجیل شہادت دیتی ہین تاریخ کہہ رہی ہے کہ بعض نبی شریعت نہین لائے تھے اور کل مسلمان اس کو مانتے ہین تو پھر اگر اس کو حضرت صاحب نے لفظون مین ادا کر دیا تو کیا غضب ہوگیا۔ کیا حقیقت اور سچائی کا بیان کر دینا بھی کوئی برا کام ہے۔ کہ اس جرم مین حضرت مسیح موعود کو نعوذ باللہ کافر و مرتد کہا جاتا ہے۔

فائدہ مند تجارت ہمارے ایک احمدی دوست نے حال ہی مین بمبئی سے منیاری اور اسٹیشنری کا تازہ مال خرید کر ایک دوکان کھولی تھی۔ جسے اب وہ بسبب کسی اور کام مین مصروف ہو جانے کے بند کرتے ہین۔ کیا کوئی صاحب ہین۔ جو سارے مال کو یک دفعہ خرید لین۔ اب صرف اصل لاگت ادا کرین اور سب مال بالکل نیا ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

الخطبہ ایک قرآن خواندہ لڑکی کے لئے جس کا والد محکمہ ریلوے مین چالیس پچاس روپے کا ملازم ہے اور خوش حیثیت ہے ایک رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام ہو۔ تعلیم یافتہ ہو ملازم برسر روزگار ہو۔ محکمہ ریلوے مین ہو تو بہت اچھا۔

(۲) ایک ۱۸ سالہ قریشی النسب خوشخو و خوشرو لڑکی ہے مڈل تک تعلیم یافتہ ہے۔ عام مطالعہ اس سے بہت زیادہ ہے اور عجیب غریب دستکاریان جانتی ہے اس کے لئے ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو متقی اور تعلیم یافتہ اور اعلیٰ حیثیت کا ملازم ہو دونون کے متعلق درخواستین چار آنے کے ٹکٹ کے ساتھ آوین۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

خدا کی باتین ہر جگہ پوری ہو رہی ہین حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور نے

جو پیشگوئیان کی ہوئی ہین وہ ہر سال کسی نہ کسی رنگ مین ظاہر ہو کر آپ کی صداقت پر مہر لگا رہی ہین اور زمانہ دنبدن آنحضور کی سچائی کے واسطے بلند آواز سے نعرے لگا رہا ہے کاش کہ کوئی سوچے اور سمجھے۔ پیرس کہ عروس البلاد کہا جاتا ہے۔ زیب و زینت مین دنیا بھر مین ایک ہی شہر تسلیم کیا گیا ہے۔ سیلاب نے اس کا حال کر دیا ہے بلکہ کر رہا ہے۔ طاعون پھر ہندوستان مین بڑھ رہا ہے۔ اور ہزار جگہ سے اس کی خبرین آ رہی ہین۔ دنیا کے لوگو۔ وہ کون سی بڑی بات تھی جو تمہین خدا کے رسول نے کہی کہ تم اس طرح منہ پھیر کر متنفر ہوگئے۔ اب بھی وقت ہے توبہ کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

مزنگ مین جماعت احباب یہ سنکر خوش ہونگے کہ مزنگ مین بھی جس کی آبادی قریباً ۱۴-۱۵ ہزار ہے ہم احمدیون کی ایک چھوٹی سی جماعت ہوگئی ہے۔ ہمارے مکرم دوست اور بھائی شیخ علی بخش صاحب کلرک محکمہ انہار نے اپنے مکان پر نماز کی جگہ دی ہے۔ جہان احباب باہم ملکر تبادلہ خیالات کر سکتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ ماہوار ایک میٹنگ بھی ہوا کرے گی اس لئے وہ احباب۔ جو مزنگ کی قریب کی بستیون مین رہتے ہین۔ مثلاً نولکھا۔ اچھرا اور منصور۔ . . . اپنے اپنے اسماء گرامی سے مطلع فرماوین یا اگر مزنگ تشریف لاوین تو خاکسار یا شیخ صاحب ممدوح الصدر سے ضرور ملین۔ والسلام

خاکسار محمد اسمٰعیل خان نظامی از مزنگ لاہور۔

حق العباد بعض لوگ خود ہی درخواست کر کے اخبار جاری کراتے ہین سالہا سال اخبار وصول کرتے ہین قیمت طلب کرو تو کہتے ہین آپ کیون بھیجتے رہے حالانکہ پرچہ برابر وصول کرتے رہے ہین۔

تجارت کا رازہ

(بے کارون کو مژدہ۔)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ دیسی ولایتی صابون قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ دیسی وچونہ صرف دس منٹ مین سکھانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام بیس پچیس روپیہ کی سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک نہایت بخش روزگار ہے زیادہ تعریف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے کہ پورے مبلغ للعہ مقرر ہو واپس کی جاویگی جو صاحب صابن سازی جو ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہین (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو مین بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کرین وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہین (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) ہر درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاویگی۔ غریب احمدی احباب کو فیس مین ۸ر کی رعایت ہوگی (۵) اگر مصالحہ تیار ہو تو ایک دن مین خواہ دس من طیار کرا لو۔

المشتہر محمد ابراہیم مینیجر احمدی۔ موضع جھنڈوالی سب آفس کھوڑ یانوالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ مین علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے ہین ان کو مٹانے کے لئے یہ بینظیر کتاب مسائل فقہ مین حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی یادگار ہے ہے مامور خدا کے صحیح فتوون سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر مین اس کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس مین درج ہین قیمت ہر سہ حصہ عہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار بدر۔ قادیان (گورداسپور)

وقرآن الفجر

انّ قرآن الفجر کان مشہوداً

(امیر المومنین)

۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء ۔ فرمایا کہ ولقد خلقنٰکم ثم صورنٰکم (تمہیں تجویز کیا پھر تمہیں صورت بخشی) جس میں تمام آدم زاد مخاطب ہیں کے بعد ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فرمانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی آدم زاد مسجود ملائک ہونے سے باہر نہیں ہر ایک کے حسبِ قدر مراتب ملائکہ فرمانبردار ہیں اور یہ ظاہر ہے اس سے کہ دنیا کی سب چیزوں پر آدمی کا راج ہے اور ہر چیز کا ایک فرشتہ سے تعلق ہے ۔

جس طرح آدم تمام آدمیوں کا مورث اعلےٰ تھا اسی طرح ابلیس ان جو آدم زاد کی دشمن ہیں ۔ اور میرے وہم و گمان میں بھی یہ وہ ابلیس جو ابو البشر کا دشمن تھا اب تک حیّ و قیوم

۔ امر کوئی جس کے لئے آیا ہے ۔ نقول لہ

دنیا ۔ عی جو انسان کی مقدرت ۔ امکان اختیار کے نیچے ہے ۔

فیہا ۔ ففسقوا فیہا ۔

(۴) اغوینی ۔ کہا اس سے مراد ہے تو نے بخیے عادی ہلاک ہو ۔

(۵) شیطان ماسے سے شبہات ڈالنے کا موقعہ ہے ۔ آگے پیچھے دائین ۔ بائین ۔ یعنی مبدا ۔ معاد ۔ شریعت ۔ حظوظ نفسانی ۔ اوپر والی جگہ خالی ہے ۔ مومن کو چاہیئے کہ بہت بہت دعا کرے ۔

مولانا روم نے ایک کہانی لکھی ہے کہ ایک تاجر ہندوستان میں آیا ۔ سب گھر والوں سے پوچھا تمہارے لئے کیا لاؤں ۔ اپنی طوطی سے بھی پوچھا اس نے کہا کہ میرا اسلام طوطیان ہند کو کہہ دینا ۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا ۔ تو یہ سنتے ہی طوطی پھڑپھڑا کر گر پڑی گویا مر گئی ۔ جب واپس گیا تو اس نے طوطی کو یہ واقعہ سنا دیا وہ سنتے ہی پھڑپھڑائی اور گری گویا کہ مر گئی ۔ افسوس کے ساتھ باہر پھینک دیا ۔ طوطی وہاں سے اُڑ کر بلند درخت پر جا بیٹھی اور کہا کہ مجھے یہ پیغام بھیجا گیا تھا ۔ کہ قفس سے رہائی مر کر ہو سکتی ہے اس سے مجھے ایک نکتہ معرفت سوجھا ۔ کہ ارواح صالحین بھی تحت العرش سبز جانوروں کے رنگ میں ہیں ۔ ان تک سلام کا ہدیہ پہنچانا چاہیئے تاکہ ان میں بھی ہماری نسبت شور پڑے اور وہ ہمارے لئے دعا کریں اور وہ دعا خدا کی رحمت کی تجلی میں ظاہر ہو اس لئے مومن کو لازم ہے کہ اپنی دعا میں عباد اللہ الصالحین پر بہت بہت سلام و درود کہے ۔ یہ طریق مجرب ہے ۔

(۶) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مخاطب فرماتا ہے کہ تم اپنی بیبیوں کے ساتھ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ یوں گھر میں رہو کہ وہ گھر جنت ہو جاوے یاٰدم اسکن انت وزوجک الجنۃ ۔

(۷) انسان میں جو کمزوریاں ہیں وہ امتحان کے وقت ظاہر ہو جاتی ہیں اس وقت آدمی کی حالت حیلے تراشنے کی ہے ۔ مگر وہ حیلے ایسے ہی ہیں جیسے کوئی پتے جوڑ کر لباس بنائے کیونکہ پتے جلد سوکھ کر گر پڑتے ہیں ۔ مومن دعا کرتا ہے تو ایسی کمزوریوں کا شکار نہیں ہوتا ۔ حضرت صاحب کو بعض علماء نے کہا منشی آدمی ہے عربی لکھنا نہیں جانتا ۔ آپ نے دو چار دن بہت دعا کی ۔ اس کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک دن عرض کیا ۔ حضور ایک رباعی عربی میں لکھدیں ۔ فرمایا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکیگا ۔ پھر اندر چلے گئے اور بیالیس ۴۲ شعروں کا ایک قصیدہ لکھ لائے اور فرمایا کہ عربی بھی مسلمانوں کی مادری زبان ہے اس کے بعد تو پھر حد ہی کر دی ۔ تمام علماء کو تحدی کی ۔ مگر کوئی مقابلہ نہ کر سکا ۔

چلیپا پر دوسرا شخص

ایک صاحب لکھنؤ میں اصغر علی خان معرکہ آپ کا یہ طفل دبستان جیتا ۔ پسر قاری یعقوب علی خان صاحب رئیس شیعہ آیت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم کے معنے یہ بیان اور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ صاحب نے چلیپا پر ایک آدمی کو ہو بہو مسیح علیہ السلام کی سی صورت بنا کر یہودیوں کے ہاتھ سے قتل کروا ڈالا اور حضرت مسیح کو چرخ پر چڑھا لیا اور اللہ تعالیٰ قادر ہے ۔

الجواب ۔ کہتا ہوں میں کہ اس میں تو شک نہیں کہ جس وقت مسیح علیہ السلام نے نبوت کی دعوت کو .... عام لوگوں میں پھیلایا تو یہود کا ایک گروہ حضرت مسیح کو سچا اور راستباز جان کر اون کا پیرو ہو گیا اور ثانی گروہ کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا ۔ کہ یہ مسیح الیاس کے قبل جو دعوے نبوت کرتا ہے ۔ یہ کذب ہے ۔ پس اول گروہ تو حضرت مسیح ع کی حفاظت اور اشاعت میں مستحکم رہا اور ثانی گروہ منکرین بموجب کتاب استثنا شریعت کے موافق حضرت مسیح کو صلیب دینے کے منصوبے کرتے رہے پس اول گروہ کی جان نثاری کے باعث سے حضرت مسیح اور ان کی والدہ ماجدہ صدیقہ بی بی مریم رضی اللہ عنہا ۔ بخلاف سُنت آسمان پر نہ چڑھ سکنے کے سبب سے ایک اونچے مقام اور ٹیلہ پر اپنی جان کی حفاظت کے لئے چلے گئے اور اس بات کا گواہ کہ وہ ہر دو اس مرکز زمین ہی میں رہ پڑے اور اجل طبعی سے فوت ہو گئے ۔ خدا ہے جیسا کہ وہ خود ہی قرآن شریف میں فرماتا ہے ۔ وآوینٰہما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین (دیکھو سورہ المومنون پ ۱۸) جب دوسرے گروہ نے مسیح علیہ السلام کو اشاعت کرتے ہوئے نہ پایا ۔ تو معتقد علیہ گروہ سے یہ کہدیا کہ ہم نے جیسے کو صلیب دیدی اور ایسا کہنا ان کا بطور استہزا کے تھا کیونکہ وہ بے شک جانتے تھے ۔ کہ اونہوں نے نہیں مارا اور انہوں ہی نے اپنے باقی آدمیوں کو شبہ میں ڈال دیا ۔ جبکہ اول گروہ نے یہ کلام سُنا تو شک کرنے لگے کہ وہ تو سچا نبی تھا کیوں کر صلیب پا گیا ۔ انہی شکوکات کو حق سبحانہ اختلفوا فیہ سے بیان فرماتا ہے اور یہودی اس لئے شک میں ہیں کہ جن سے پہلے اُٹھائے گئے ان کو کچھ علم نہیں ۔ مگر ظن کی پیروی کرتے ہیں جیسا کہ مسلمان بھائی اپنے ظن کی پیروی کر رہے ہیں ۔ کہ حضرت مسیح کی صورت کا ایک آدمی ضرور یہودیوں نے صلیب پر مار ڈالا تھا اور یہ نہیں سوچتے کہ اس قتل اور ایک قسم کے تناسخ سے تو یہودیوں کی بزرگی ثابت ہوتی ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی خاطر سے ایک مرد حضرت مسیح ع کی سی صورت بنا دی تاکہ یہودیوں کو اس کے مار ڈالنے سے رضامند کر دے اور کہ وہ عیسیٰ نہ ہو اور پھر ایسی صورۃ میں یہودیوں کا یہ قول کہ ہم نے مسیح کو مار ڈالا ۔ کچھ حیرت اور تعجب کی بات نہ ہوتی اور نہ لغو ہوتا ۔ اب ہم مخالف سے دریافت کرتے ہیں کہ آیت مذکور العنوان میں وہ کونسا لفظ ہے ۔ کہ جس کے معنے مسیح کی صورت اور تصویر کے ہیں ۔ کوئی ہمیں بتا دے ۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد احمدی ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

الخطبہ نمبر ۱

ایک قرآن خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو ۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر مع ٹکٹ چار آنہ ۔ واضح ہو کہ لڑکی کا والد پاس ہے

۲ ۔ اور ایک اور ۱۸ سالہ لڑکی قریشی النسب کے تا مڈل تعلیم یافتہ کے لئے جو دستکاری میں بھی کمال رکھتی ہے ۔ رشتہ کی ضرورت ہے ۔ جو احمدی برسر روزگار ہو ۔

(جب تک چار آنے کا ٹکٹ نہ آئیگا کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی)

التجاء دعا

حکیم فضل دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں ۔ احباب سے دعائے صحت التجا کرتے ہیں ۔ احباب دعا فرماویں

رسید زر

۲۸ ۔ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب محمد اسحٰق صاحب	۲۰۰۳	بقایا	عہ
جناب محمد ابراہیم صاحب	۲۳۱۲	"	عہ
جناب عبد الرزاق صاحب	۱۷۷۷	"	۱ر

یکم فروری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب سخاوت علی صاحب	۲۲۰	"	۱ر
جناب مولا بخش صاحب	۲۰۴		للعہ

خواجہ کمال الدین صاحب اور مسٹر جے ڈانیل

یا

قرآن اور بائبل

نور افشان مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء میں مسٹر جے ڈانیل نے رستے چلتے چلتے ایک روڑا اسلام کے شجرہ طیبہ پر بھی پھینک دیا ہے۔ لہذا میں اپنے مکرم مہربان کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ اسلام وہ شجرہ طیبہ ہے جو شان نزول سے آنت اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء کا۔ اس کے اصول ایسے ہیں کہ پاک دلوں کی سرزمین میں گڑ جاتے ہیں اور پھر کوئی طاقت ان کو اکھیڑ نہیں سکتی اور اس کی شاخیں ایسی ہیں کہ اعتراض کا روڑا ان تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہاں جیسا کہ ثمر دار درخت سے امید کی جا سکتی ہے اس روڑے کے جواب میں کچھ ثمرات اس شجرہ طیبہ سے گرتے ہیں جو ہدیتہً آپکے پیش کئے جاتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسلام وہ درخت نہیں ہے جو کسی موسم میں پھل نہ دیتا ہو کہ جب یسوع کی ایک جماعت اپنے سرگروہ کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو وہ اپنا پھل نہ دے اور تنگ دلی سے اس پر لعنت کرنے کی ضرورت پڑے۔ بلکہ یہ وہ درخت ہے۔ کہ توتی اکلہا کل حین۔ پس آپ کو بھی اس میں سے اپنے دامن سعادت کی وسعت کے مطابق دیا جائے گا۔

خواجہ صاحب کا دعوے (خواجہ صاحب کا کیا دعویٰ ہوتا قرآن کا دعوے) تو یہ تھا کہ قرآن ایک مکمل اور تمام صداقتوں اور خوبیوں کا جامع ہے اس کی تردید میں مجھے آپ سے یہ امید رکھنی چاہیئے تھی۔ کہ آپ کوئی ایسی صداقت یا عمدہ تعلیم پیش کرتے جو از بس ضروری اور انسانی کمالات کے واسطے نہایت مفید ہو سکتی ہو اور وہ قرآن شریف نے پیش نہ کی ہو۔ مثلاً آپ یہی لکھ دیتے کہ قرآن میں کفارہ کی تعلیم نہیں تاکہ ہم آپ کی خدمت میں انصاف اور رحم بلا مبادلہ کی تفسیر پیش کرسکتے اور آپ سے پوچھتے کہ زید کے سر میں درد ہے اور عمر پتھر سے اپنا سر پھوڑ لیتا ہے یہ کونسی معقولیت ہے اور کفارہ نے درد زہ اور پیشانی کے پسینے سے روٹی کمانے میں کہاں تک سہولت پیدا کی ہے وغیر ذلک یا آپ تثلیث کا مسئلہ پیش کرتے کہ یہ قرآن شریف میں نہیں تاہم بھی اس سرگشتہ خدا کی نسبت کچھ مزید علم حاصل کرتے اور آپ سے پوچھتے۔ کہ روح القدس۔ باپ۔ بیٹا تین مختلف نام کسی نہ کسی مابہ الامتیاز کی وجہ سے ہیں اور یہ امتیاز یا نقص کی وجہ سے ہے یا کمال کے سبب اور بہر دو صورت تثلیث غلط ثابت ہوتی ہے جس کا انبیا سلف کی تعلیمات میں کوئی نشان نہیں مل سکتا اور شاید ہم بھی ایسے انوکھے عقل آزما بلکہ دانش زدا اصول ریاضی سے اطلاع پا سکتے۔ جس میں ایک اور ایک اور ایک مل کر بجائے تین کے ایک ہوتے ہیں۔

لیکن آپنے ہماری امیدوں کے خلاف ایک ایسا امر پیش کیا جس کی میں آپ جیسے دانشمند انسان سے ہرگز امید نہیں کر سکتا یعنی آپ "قرآن ایک مکمل کتاب ہے" کی تردید میں یہ فرماتے ہیں کہ اس میں کثیر الازدواجی کا جواز ہے اور سود کا عدم جواز ان بحثوں کو خواجہ صاحب کے لکچر کی تردید سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔

تاہم چونکہ آپنے روڑا پھینک دیا اس لئے اب ضرورت ہے۔ کہ اس کے جواب میں شجرہ طیبہ سے کچھ ثمر گریں۔ وہ بہر حال آپ کا حق ہے خواہ بوجہ کسی مرض کے کھانے والے کو وہ اصلی مزا نہ دیں ایک بیمار سیب کو اپنی بد مذاقی اور کسی خلط کے غلبہ کی وجہ سے تلخ یا بد ذائقہ کہتا ہے تو کوئی دانشمند تجربہ کار صحیح الفہم و صاحب ذوق سلیم اس کے ساتھ ہم نوا نہ ہو گا۔

سب سے پہلے ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ نکاح کی غرض کیا ہے۔ پھر ہم یہ دیکھیں گے کہ کثیر الازدواجی اس مقصد میں خارج ہے۔ یا اس مقصد میں معین و ممد اس کے ساتھ ہی ہم نے اسلام کے احکام پر غور کرنا ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ بی بی نکاح میں لانے کی اجازت بشرط ضرورت و بحالت مجبوری ہے نہ کہ برائے حصول خواہشات نفسانی و تحرک قوائے شہوانی۔

اور پھر یہ کہ اس کے لئے بھی ایک تعداد مقرر ہے جو صرف چار تک ہے پس اس لحاظ سے اسلام میں کثیر الازدواجی نہیں۔ بلکہ زوجِ واحد کے قاعدے میں ایک استثنار ہے جو دنیا کے ہر دل میں ہوا ہی کرتا ہے سو قرآن شریف نے نکاح کے کیا اغراض بیان کئے ہیں۔ ان میں سے بعض میں خود ہی بیان کردوں گا اور مسٹر جے ڈانیل پر یہ بار نہیں ڈالوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ معذور ہیں اور ان کی کتاب دعویٰ کی دلیل دونو سے بالکل عاری ہے اور اس لحاظ سے وہ اس بات کے عادی نہیں کہ جب کسی صداقت کا مطالعہ کریں تو اس کے ساتھ اس کی خوبیوں کا علم بھی حاصل کریں۔

دیکھئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء۔ اور پھر اس کے آگے نکاح کے مسائل بیان فرمائے ہیں۔ کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ گویا نکاح کی اصل غرض ہے۔ تقویٰ۔ بقائے نسل و تعیین والدین اور آیت لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ کی ماتحت سکینت۔ مودۃ۔ رحمۃ۔ لیکن اگر کوئی شخص وہ "فطری خواہش" جو مرد کی عورت کے لئے ہے اور جو "پاکیزہ خواہش" نسبتہً زیادہ رکھتا ہے یا نکاح کی اصل غرض بقائے نسل میں کچھ روک دیکھتا ہے۔ تو عورت کی بعض معذوریاں۔ مثلاً ایام۔ حمل۔ وضع حمل۔ عقیمہ ہونا ایسی ہیں کہ ان پر لحاظ کرتے ہوئے اجازت دینی پڑتی ہے کہ وہ مرد اور نکاح کرے اور اگر یہ اجازت نہ دی جاوے گی۔ تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا۔ جو یورپ میں ہو رہا ہے۔ مسٹر جے ڈانیل آپ خود ہی انصاف سے کہیں کہ زنا کی کثرت اور حرامی بچوں کی بہتات اسلامی ممالک میں ہے جہاں تعدد ازدواج کی اجازت ہے یا ان ممالک میں جہاں فرد ایک سے زیادہ بی بی نہیں کرسکتا۔ اور پھر .. .. کی طرح خوفناک قتل پر مجبور ہوتا ہے۔ کیا آپ عورتوں مردوں کی گنتی [illegible] نہیں پاتے اور آپ نہیں دیکھتے کہ عورت حاملہ ہے جبکہ مرد ابھی ایک اور عورت سے بھی اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہاں بھی عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری [illegible] عورتیں دس لاکھ بیاسی ہزار چھ سو انیس کے قریب [illegible] قانون قدرت کی شہادت ہے۔ جو از تعدد ازدواج کے ساتھ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مرد جنگوں میں آئے دن کم ہو [illegible] اگر کسی عورت میں کوئی ایک نقص ہے۔ جو اغراض نکاح پر [illegible] تو کیا یہ بہتر ہے کہ طلاق دے کر اسے الگ کر دیا جاوے یا یہ کہ اس کمی کو ایک اور نکاح کے ذریعے پورا کر لیا جائے۔ اس میں کیا شک ہے کہ آخرالذکر تدبیر ہر طرح سے پسندیدۂ اولی الالباب کہی جا سکتی ہے۔ خود آپ کی بائبل کی شہادت ہمارے حق میں ہے۔ چنانچہ ہم جب انبیاء بنی اسرائیل کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں تو ان کو بھی کثیر الازدواج پاتے ہیں۔ گویا راستبازوں کا گروہ جو خلقت کے لئے خدا کی طرف سے اسوۂ حسنہ بن کر آتا ہے ہمارے ساتھ ہے۔ مسیح کا نمونہ اگر بطور استثنار نہیں تھا تو اس کے لئے تمام پادری اور عیسائی پہلے ملزم ہیں کہ وہ اپنے خداوند کی طرح مجردانہ زندگی نہیں بسر کرتے (اور جنھوں نے ایسا کیا انہوں نے جو پھل پایا وہ منک اور ننوں کے کارناموں سے ظاہر ہے۔ جو تاریخ کے صفحات پر مرقوم ہیں۔ گو ہم اس بات کا ثبوت بھی رکھتے ہیں کہ مسیح نے ایک سے زیادہ نکاح کئے ورنہ ان ساتھ رہنے والی عورتوں کے متعلق معاملہ مشتبہ قرار دیا جائیگا جس کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ ہم یقین کریں۔ کہ مریم مگدلینی وغیرہ کا ان کے ساتھ نکاح تھا۔

یہ کہنا سخت بے انصافی ہے۔ کہ تعدد ازدواج حیوانی جذبات کو

ابھارنے والی ہے حالانکہ نکاح ایسے تحریکات کو مٹانے والا ہے اور یہ مسئلہ ایک مجرد اور بیاہے ہوئے کی زندگی پر غور کرنے سے بھی حل ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ سمجھ بھی آجائے گی۔ کہ ان دونوں میں سے بلحاظ اخلاق کے کون اعلیٰ پایہ پر ہے۔ جس قدر برداشت۔ تحمل۔ ہمدردی۔ رحم۔ بذل مال مودۃ موانست اور پھر اولاد کے لئے محنت سے روزی کمانا اور اوقات کی پابندی۔ بُری مجالس سے پرہیز۔ کفائت اور میانہ روی ایک متاہل شخص میں ہو سکتی ہے وہ کب ایک مجرد میں ہو سکتی ہے اسی نقطۂ خیال سے یہ اوصاف دو یا تین نکاح کرنے والے انسان میں زیادہ طور سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ پھر ہم اسلام کی عام تعلیم پر جب نظر کرتے ہیں۔ تو وہ سب کی سب ان جذبات کو مٹانے والی ہو [illegible] نے کے لئے وہ وہ راہیں سجھائی ہیں۔ جو انجیل میں [illegible] اسلام نے مردوں اور عورتوں کے کھلم کھلا میل [illegible] کی جڑ سے کاٹ دیا ہے۔ جو امریکہ اور یورپ میں [illegible] نے کہا ہے [illegible] تو عورت کو بُری خواہش سے [illegible] قرآن شریف نے تعلیم دی کہ بلا ضرورت شرعی [illegible] بلکہ نگاہیں نیچی رکھے۔ تمام مہذب قوموں نے [illegible] اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ شراب ہے۔ مگر آپ کی بائبل نے اس کی ہرگز ممانعت [illegible] خداوند یسوع کا خاص معجزہ تھا اور اب تک عشاء ربانی [illegible] ایسا پوتر ہے کہ یسوع کے خون کا بروز بلکہ خداوند یسوع کا خون ہے۔ اسی شراب کو قرآن انما رجس من عمل الشیطان فرماتا ہے اور تمام عرب کو اس غارت گر مال و جان تباہ کن دین و ایمان سے بچاتا ہے۔ کیا ایسا اسلام محرکات شہوانی کا بڑھانے والا ہے۔ یا عورتوں کے حقوق ضائع کرانے والا ہے؟ حالانکہ ہم اب بھی دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے جو حقوق عورتوں کو دئے ہیں وہ ان کا عشر عشیر بھی نہیں جو اسلام نے دئے ہیں عیسائیوں میں تو بعد از نکاح عورت کا اپنا نام ہی نہیں رہتا۔ گویا اس کی ہستی ہی کوئی نہیں۔ مجھے مسٹر جے ڈانیل سمجھائیں۔ کہ کون سے خاندانی۔ معاشرتی اور اخلاقی زندگی پر اثر ہوتے ہیں اور اثر بھی ناگفتہ بہ۔ آپ اس ناگفتہ بہ کو نہفتہ نہ سمجھیں بلکہ ان کو ظاہر کر دیں تاہم بھی اس پر غور کر سکیں ہم تو دیکھتے ہیں کہ خاندانوں کی رونق بڑھتی [illegible] معاشرت میں خوبی و عمدگی پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے اعلےٰ اخلاق کا اظہار صرف تعدد ازدواج پر موقوف ہے۔ اگرچہ [illegible] آئیوالے جھگڑے آپکے خیال میں ہوں اور ان سے خوف کھا کر آپ ضرورت کو پورا کرنے سے ڈرتے ہوں۔ تو یہ بزدلی اسلام نہیں سکھاتا۔ ممکن ہے۔ آپ دنیا میں خودکشی کا رواج بڑھا دیں۔ کیونکہ آخر یہ زندگی بھی کشمکش سے خالی نہیں۔ فوجوں میں کسی کو داخل نہ

تعدد ازدواج مجبوری امر ہے

ہونے دیں کہ لڑنا پڑتا ہے۔ مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ زندگی کا کونسا مرحلہ ہے جو کسی نہ کسی قسم کی کشمکش سے خالی ہے ان جو باتیں حد سے بڑھنے والی ہوں ان کا اسلام نے خوب خیال رکھا ہے چنانچہ اس نے تعدد ازدواج کی اجازت مثنیٰ و ثلٰث و رباع کے ساتھ ہی فرمایا ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔ اگر تم ڈرتے ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی نکاح کرو اور دوسرے مقام پر ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فرما کر انسانی کمزوری کو بھی جتا دیا کہ تم ہرگز نساء میں عدل نہیں قائم رکھ سکتے۔ لیکن دوسرا نکاح بوجہ مجبوری کیا جاتا ہے۔ اس نے عدل قائم رکھنے کا گر بتایا۔ کہ

تعدد ازدواج [illegible]

فلا تمیلوا کل المیل۔ ایک کی طرف بالکل ہی نہ جھک جاؤ اور فرمایا کہ لونڈی سے بھی نکاح اسی صورت میں کرو کہ [illegible] سے خوف ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے ذٰلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم یعنی یہ اجازت اس کے لئے ہے جو تم میں [illegible] ڈرے اور اگر صبر کرو تو بہرحال بہتر ہے اور پھر ذٰلک ادنیٰ الا تعولوا فرما کر ایک ہی نکاح کی خوبی کو ظاہر کیا ہے یعنی نامنصفانہ برتاؤ اور زیادہ عیالدار ہونے کی زحمت سے بچنے کے لئے یہ طریق (ایک نکاح) اچھا ہے۔ لیکن بحالت اضطرار و مجبوری اجازت دی۔ جب کہ نکاح کی اغراض ایک نکاح سے پوری نہ ہو سکیں۔ ایسی پاک تعلیم پر اعتراض کرنا مسٹر جے ڈانیل کو نہیں چاہیئے تھا۔

تعدد ازدواج انجیل میں منع نہیں

وہ اپنی انجیل میں اپنے خداوند یسوع کا ایک ہی قول تو پیش کر دیتے جو تعدد ازدواج کو حرام قرار دیتا ہو مگر وہ یہی نہیں کر سکے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراض ان کی ۵۵ سالہ زندگی دیکھ کر کرنا تھا جبکہ آپ اپنے بڑھاپے تک جوانی کے عالم میں جب کہ رؤسا قریش حسین سے حسین بیبیاں پیش کرتے تھے۔ ایک ہی بی بی کے زوج رہے۔ پھر ملکی مذہبی ضرورتوں کی وجہ سے آپنے بہت سے نکاح کئے۔ آپ کی زندگی کے حالات انجیل کے مولفوں یا انجیل کے ہیرو کی طرح پردۂ خفا میں نہیں بلکہ بالکل ظاہر ہیں اس لئے میرے خیال میں فی الحال یہی کافی ہے۔

مسئلہ سود

دوسرا۔ مسٹر جے ڈانیل فرماتے ہیں کہ اسلام میں سود کی اجازت نہیں اور اس کا بُرا اثر تجارت اور مالی ثروت کے ناحاصل ہونے پر ہوتا ہے تعجب کہ ایک شخص جس کا خداوند یسوع صریح الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ "اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا آسان ہے مگر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا" وہ ایک آہی کتاب کو صرف اس نقطۂ خیال سے نامکمل ٹھہراتا ہے۔ کہ اس میں سود کا لین دین جائز نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان "دولتمند" نہیں مگر مسلمان دولتمندی کو کیا کریں کیونکہ مسلمان اس دنیا میں بطور ابن السبیل کے ہے اس کا دار القرار تو وہ جہان آخرت ہے۔ جہاں یہ نہ پوچھا جائیگا۔ کہ تو کتنے روپوں کا مالک تھا بلکہ یہ دریافت کیا جاویگا۔ کہ تیرے عمل کیا ہیں۔

سود سے دولتمندی نہیں

پھر یہ بھی غلط ہے کہ مسلمان اس لئے مفلس ہیں کہ وہ سود نہیں لیتے۔ کیونکہ وہ قدوسی جنھوں نے ایک دنیا کو فتح کیا اور جو عظیم الشان شہنشاہ ہوئے وہ نہ سود لیتے تھے نہ سود دیتے تھے۔ اگر سود کسی دولتمندی کو لا سکتا۔ تو سنہ ۱۹۰۶ء میں انگلستان کا قرضہ نو ارب ۵۴ کروڑ نہ ہوتا اور فرانس کا قرضہ سولہ ارب ۲۹ کروڑ۔ روس کا نو ارب ۴۸ کروڑ۔ اطالیہ کا آٹھ ارب ۷۹ کروڑ۔ ہسپانیہ کا ساڑھے چھ ارب۔ آسٹریا کا پانچ ارب ۷۹ کروڑ قرضہ نہ ہوتا۔ اور اگر سود کسی مفید کام میں آسکتا۔ تو ایک سو چھیانوے ارب ۸۴ کروڑ روپے پر پانچ ارب سالانہ سود جو ضائع ہوتا۔ یہ غریبوں کے کام آسکتا۔

مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ سود نے ثروت میں کیا زیادتی کی کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ مصر۔ بابل اور ایران کا زوال اسی وقت ہوا۔ جبکہ اٹھارہ سو صرف اس دنیا کے مالک رہ گئے۔ امریکہ میں آٹھ ہزار لاکھ پتی ہیں۔ تو پچاس لاکھ مفلس۔ نوّے فی صدی

سود کے نقصانات

ایسے ہیں۔ کہ ان کا کوئی گھر نہیں۔ برطانیہ کی نصف زمین کے مالک صرف پچیس سو اشخاص ہیں۔ ۰ ۰ مو فیصدی کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ پچاس لاکھ کی ملکیت ہے۔ تو تین کروڑ بیس لاکھ مزدوری پیشہ ہیں۔

جناب یہ اسی سود ہی کی برکات ہیں کہ دولت سمٹ کر چند اشخاص کے قبضے میں آگئی۔ کیا اس کو ثروت کا بڑھنا کہتے ہیں۔ پھر مجھے بڑا تعجب ہے آپ کی اس تحریر پر کہ سود کے لینے میں اخلاقی نقصان بھی پرلے درجہ کا ہے۔ ایک غریب کو روپے کی سخت ضرورت ہے، ایک شخص اسے فیصدی شرح پر قرضہ دیتا ہے۔ آپکے نزدیک

سود میں اخلاقی نقصان

یہ امر اخلاق میں داخل ہوگا۔ کاش! آپ سمجھیں کہ یہی سود تمام بدیوں کا سرچشمہ ہے۔ جو خود غرضی۔ تنگدلی۔ دنیا پرستی۔ نفس پرستی اور ظلم کا سرچشمہ ہے۔ سود لینے والے میں مطلق ہمدردی نہیں رہتی وہ خیرات بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اسے خیال آتا ہے کہ یہی روپیہ تھوڑی سی مدت میں بلا کسی محنت کے ڈیڑھ روپیہ بن سکتا ہے میں کیوں دوں۔ شائد آپ کہیں کہ قرضہ نہ دینے سے تو اچھا ہے آپ کو معلوم نہیں کہ سودی قرضہ مل جانا ہی بہت سی عیاشیوں کا منبع ہے اگر یہ سہولت نہ ہوتی تو کئی خاندان تباہ نہ ہوتے۔ اور یہ جو آپ کا منشاء ہے کہ تجارتی معاملات بغیر سود نہیں چلتے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ صحابہ کرام بالعموم تاجروں کی ایک جماعت تھی۔ اور جماعت

بھی کامیاب. مگر ان مین کوئی سود نہ لیتا تھا. نہ دیتا تھا اس زمانے مین بھی ایسے مومن زندہ موجود ہین جنھون نے لاکھون روپے کی تجارت کی اور ایک حبہ بھی کسی سے سودی قرض نہین لیا اور نہ اپنا روپیہ سود پر کسی کو دیا. دراصل یہ ایک سطحی خیال ہے کہ تجارت بغیر سود چل نہین سکتی سود کا روپیہ جس قدر ہے آخر وہ بھی مال کی اصل قیمت پر پڑتا ہے اور پھر بوقت فروخت اس شے کی گرانی قیمت کا خمیازہ تو غریبون ہی کو بھگتنا پڑتا ہے - پھر آپ یہ بھی سوچین. کہ جو شخص صرف اپنا روپیہ تجارت کے لئے دوسرے کو دیتا ہے. کیا وجہ ہے. کہ وہ گھر بیٹھے بٹھائے صرف نفع کا مستحق ہو اور دوسرا شخص محنت بھی کرے - تکلیفات بھی اُٹھائے مشکلات کا سامنا بھی کرے اور نقصان کا ذمہ وار بھی ہو. یہ ایک اخلاقی کمزوری ہے - چاہئے کہ قرضہ دینے والا روپیہ دینے کی وجہ سے اگر نقصان کا ذمہ دار نہین - تو اصل سے زیادہ معین کر کے تو نہ لے بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھے. عجب نہین کہ اس کی نیک نیتی اور ہمدردی پھل لائے اور وہ سود سے زیادہ منافع کے نام سے پائے. سود خوری کی وجہ سے بھائی نے بھائی کو قتل کر دیا کیونکہ آئے دن بڑھنے والے قرضہ کو ادا کرنے سے مایوس ہو کر وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا - القرض مقراض المحبۃ تو مشہور ہی ہے - لیکن اس پر سود تو کریلا پر نیم چڑھا - پس سود تو انسان کو اخلاقی حالت سے گرانے والا ہے - اسی لئے فرماتا ہے الّذین یاکلون الربوا لا یقومون الّا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس - یعنے سود خور ہمیشہ مادی خیالات اور دنیا کی محبت کی طرف جھکا رہتا ہے اور سود سے کوئی تجارۃ بار آور نہین ہو سکتی. کئی کمپنیان محض سود کی وجہ سے تباہ ہو گئین. کئی گھرانے سود نے برباد کر دئے - معاشرت مین وہ پیچیدگیان ڈالین - کہ خدایا تیری پناہ - اور مسلمانون کے افلاس کی وجہ تو قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف سود کا دینا شروع کر دینا ہے - نہ کہ سود کا لینا.

اب مین دیکھتا ہون کہ مسٹر جے ڈانیل کیا فرماتے ہین اور وہ ان ثمرات اسلام سے کہان تک متمتع ہوتے ہین

لقیہ رسید زر یکم ۲ فروری ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ
جناب مولا بخش صاحب ۲۴۵۷ للعہ
جناب محمد یوسف صاحب ۲۸۹ للعہ
جناب حاجی محمد صاحب ۱۸۵۰ ۲
جناب عبد العزیز صاحب ۱۲۱۲ سے
جناب زین الدین ابراہیم عا
جناب چراغدین صاحب ۹۸۰ للعہ
جناب عابد حسین صاحب ۹۱۱ للعہ

ایک حل طلب معمّہ

”ویدون کے جنم سے پہلے ہندوکش کے راستہ سے ہند مین نازل ہونے والی کلچرڈ پارٹی توجہ فرماوے“

جب سے کہ دیانند سرسوتی نے اہل ہند کے مذہبی لٹریچر مین ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤن کو بُرے الفاظ سے یاد کرنے کی بنیاد ڈالی ہے. اس زمانہ سے لیکر آج تک جبکہ اندر - پرکاش - ہندوستان - آریہ مسافر بہت سے اخبارون کو ترکی بترکی جواب دینے کے واسطے بالآخر مسلمانون مین بھی افغان - ہنٹر - نور - تنگ آمد بجنگ آمد کے مقولہ کے مصداق پیدا ہونے لگ گئے ہین ہمیشہ کلچرڈ پارٹی کی طرف سے بہت زور شور کا اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر یہ رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخالفین کیواسطے خنجر و شمشیر کا استعمال کیا اس کا جواب کتابون اخبارون رسالون مین بارہا دیا جا چکا ہے - اور اسلامی جنگون کا دفاعی جنگ - اور سخت مجبوری کی صورت مین کیا جانا جبکہ دشمن سر پر آ پڑا ثابت کیا جا چکا ہے - مگر ہمارے جوشیلے انقلاب پسند ہین کہ وہ ایک ہی بھن گائے چلے جاتے ہین - خیر اس جگہ ہمین اس امر پر بحث کرنا مطلوب نہین کہ ان کا یہ اعتراض کس قدر ناجائز ہے اور آیا یہ اعتراض ہے یا خود ایک تہمت ہے جو نادانی یا ضد و تعصب کی عداوت کے سبب بانی اسلام پر پھینکنے کی کوشش کی گئی ہے ہان اس سے ہم اس بات کو بصفائی تمام استدلال کر سکتے ہین بشرطیکہ یہ اعتراض کلچرڈ ہندوازم کی طرف سے نیک نیتی پر مبنی ہے اور ہم مناسب نہین جانتے. کہ ان کی نیت پر اس وقت کوئی حملہ کرین - کم از کم اس امر کا فیصلہ قطعی ہو جاتا ہے کہ ان کے عقائد اور یقین کے مطابق خنجر و شمشیر کا استعمال دشمن کے واسطے بالکل ناجائز ہے اور ریلوالور اور بمب کی آتش فشانی اس سے بھی بڑھ کر پاپ کا کام ہے. بالخصوص اس کے واسطے جس کی طرف سے ہم پر کوئی ایسا حملہ نہین ہوا - اور حملہ کیا کسی حملے کا ارادہ بھی نہین ہوا.

اُمید ہے کہ ہماری مخاطب پارٹی کا کوئی ممبر اس استدلال کے مخالف نہ ہوگا اس واسطے اس کو زیادہ دلائل کے ساتھ مضبوط کرنے کی ضرورت نہین - پس جبکہ یہ امر طے پا چکا - تو اب ہم اس گروہ سے جو اس وقت بمب سازی کے قواعد شائع کرنے اور دیوارون کے کھوکھون مین خنجر پوشیدہ جمع کرنے اور بغل کے نیچے ریلوالور رکھنے کے کام مین مشغول ہے اور انقلاب کا نہ صرف دل سے خواہان ہے بلکہ اپنی خواہشات کو عملیات کا جامہ پہنا رہا ہے یہ امر دریافت کرتے ہین کہ جس فعل کو آپ ایک زمانہ تک شنیع سمجھ کر قابل اعتراض بیان کرتے رہے اُس پر نہایت ہی بُرے پیرایہ مین آپنے خود کیون عملدرآمد شروع کیا ہے - بُرا پیرایہ مین اس کو اس واسطے کہتا ہون کہ اس وقت جن لوگون پر حملہ کیا جاتا ہے وہ حملہ کرنے والے کے خیالات - باب حملہ اور وقت حملہ سے بالکل بے خبر ہوتے ہین ایک شخص اپنی طرز زندگی مین آرام کے ساتھ اپنا وقت بسر کر رہا ہوتا ہے قاتل سے کبھی اس کو شائد ملاقات کا موقع بھی نہین ہوا ہوتا اور وہ اچانک نشانہ ریلوالور یا بمب بنایا جاتا ہے. یہ طرز نہ صرف بُرا بلکہ نہایت ہی بُزدلانہ سفاکانہ اور سخت ظالمانہ ہے - بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے متبعین پر جو اتہام باندھا گیا ہے. اس مین کم از کم یہ الفاظ تو جعلسازون نے بھی تسلیم کئے ہین کہ کہا جاتا تھا. کہ کلمہ پڑھو ورنہ قتل کئے جاؤ گے - یہان تو ہمارے ناسک کے مقتول کلکٹر صاحب کو اتنا بھی نہ کہا گیا کہ ہمین حکومت سپرد کرو ورنہ قتل کئے جاؤ گے - اس معمہ کو حل کرنے کے واسطے ہم نہ صرف اس گروہ کو مخاطب کرتے ہین جو عملی رنگ مین ایسی کارروائیان ... ہے بلکہ ان کو بھی مخاطب کرتے ہین. جو ایسے لوگون کی تائید مین مضامین دیتے ہین - یا ان کے مقدمات مین ان کی امداد یا اخبارون مین ایسے مضامین ذومعنی لکھتے ہین جن سے ... کی طرف قدم بڑھنے کی نوجوانون کو جرأت ہوتی ہے - ... کلچرڈ پارٹی ہماری مخاطب ہے - جن کو اس سوال پر اس نگاہ سے ... کہ باوجود ایک امر کو مذہبی عقائد اور سوشل قواعد کے بُرا ... سبب ہے. کہ ان مین ایسے افراد پیدا ہو گئے ہین جو اس امر کے ہو رہے ہین - اور ایک دو کا ارتکاب ظاہر کر رہا ہے کہ لاکھون نہین ہزارون ایسے کہ توتون کے واسطے بشرطیکہ موقع پانے کے ہر وقت طیار رہتے ہین. یہ ایک معمہ ہے جس کا حل کرنا ہمارے مخاطب گروہ کا کام ہے اور بات غالباً وہی ٹھیک ہو گی. جس کو وہ خود تسلیم کرین گے. لیکن از روئے ہمدردی ہم اتنا اور کہنا چاہتے ہین کہ ان اسباب پر غور کرنے کے واسطے جنھون نے یہ مادہ ان کے کثیر افراد مین پیدا کر دیا ہے. اس امر کی طرف بھی توجہ کرین - اور ضرور کرین. کہ کیا ایک برگزیدہ جماعت کا یہ قول تو کہین ان کی قوم پر صادق نہین آ رہا کہ جو شخص کسی مقدس پر کوئی بیجا الزام لگاتا ہے - وہ نہین مرتا جب تک خود اس الزام مین مبتلا و گرفتار نہ ہو - ہم اس کی طرف صرف اشارہ کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہین - اور جواب کا انتظار کرتے ہین.

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ یورپ - آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین. اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہین.